

زندگی



# کراچی

سکندر لکھنوی

ملنے کا پتہ: خلیل بک ڈپو ۳۴۷/۳۳ لیاقت آباد کراچی،

جلد حقوق بحق مصنف محفوظ ہے

58780

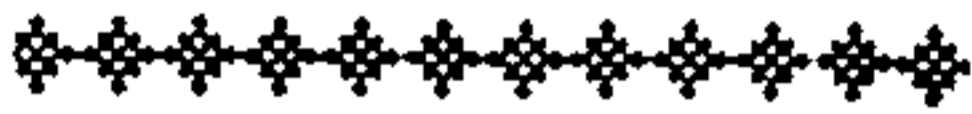
نام کتاب \_\_\_\_\_ سر اجا میرا  
 تعداد \_\_\_\_\_ ایک ہزار  
 بار اول \_\_\_\_\_ ماہ ربیع الاول شریف  
 کتابت \_\_\_\_\_ سنہ ۱۳۰۰ھ  
 طباعت \_\_\_\_\_ ایجوکیشنل پریس کراچی

طے کا پتہ : خلیل بکڈپو ۳/۳۴۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

ہدیہ غیر مجلد  
 ۴/۵۰ روپے

ہدیہ مجلد  
 ۴/۵۰ روپے

# وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ



خدا نے جن کا بنایا نہ ثانی و سایا

زمین سے عرشِ معلیٰ پہ جن کو بلوایا

ثنا انھیں کی سکندر ہے میرا سرمایہ

قرآن نے جن کو سراجِ مینر فرمایا!



## فہرست

۱۶	نواب مشتاق احمد خاں صاحب	۱	سراجاً منیرا
۱۸	" "	۲	جملہ حقوق
۱۹	منظر علی خاں صاحب منظر	۳	رباعی
۲۰	" "	۴	فہرست
۲۱	" "	۵	"
۲۲	" "	۶	"
۲۳	" "	۷	"
۲۴	" "	۸	ملنے کے پتے
۲۵	حمد باری تعالیٰ	۹	"
۲۶	ترمی مرضی کی بات ہے	۱۰	تعارف مفتی سید شجاعت علی صاحب
۲۷	" "	۱۱	" "
۲۸	دعائے مسلم	۱۲	" "
۲۹	" "	۱۳	مولانا جمیل احمد صاحب نعیمی
۳۰	نعت سرور کائنات	۱۴	" "
۳۱	مسافر کو ٹھکانہ مل گیا ہے	۱۵	" "
۳۲	" "	۱۶	" "

۵۲	ہمیشہ جوش پہ رحمت کا آبخار رہا	۳۳	وہ عظمت و توقیر کا مینا تمہیں ہو
۵۳	" " "	۳۴	" " "
۵۴	ابھی تو توبہ کا در کھلا ہے	۳۵	آپ سا ہمدم بے نوا کون ہے
۵۵	" " "	۳۶	" " "
۵۶	ہر گلی مصر کا بازار ہے اللہ اللہ	۳۷	یہ عشق الہی کا تو معیار نہیں ہے
۵۷	" " "	۳۸	" " "
۵۸	لئے ہے خلق کو آغوش میں رحمت محمد کی	۳۹	دل بنے مرکز انوار مدینہ میرا
۵۹	" " "	۴۰	" " "
	ان کے دامن گل مقصود	۴۱	سکھارہا ہے قرآن احترام شاہِ دنی
۶۰	سے بھر جلتے ہیں	۴۲	" " "
۶۱	" " "	۴۳	بلند خلد میں اپنا مقام کرتے ہیں
۶۲	جو مس ہو اُس نورِ مجسم سے بنا نور	۴۴	" " "
۶۳	" " "	۴۵	ہے اک کلام خدا اک ہے سنت سرکار
۶۴	" " "	۴۶	" " "
۶۵	تمنائے دیدارِ حرم	۴۷	آنکھیں بھی منور ہوتی ہیں
	ہم عاصیوں کے عزم میں	۴۸	" " "
۶۶	راتوں کو اشکباری	۴۹	کرم ہو جیبِ خدا یا محمد
۶۷	" " "	۵۰	جب سے نسبت ہو گئی مرم کے
			جینا آگیا
		۵۱	" " "

۷۹	کعبہ بھی ہمیں گنبدِ خضرانظر آیا	۶۸	سدا بہار رسالت کا پھول دیکھیں گے
۸۰	" " "	۶۹	" " "
۸۱	قسمت سے جب مدینے کا دارالشفاء ملا	۷۰	یہ کرم بھی غریب پر ہوتا
۸۲	" " "	۷۱	" " "
۸۳	چلو نظر کو جھکا جھکا کر	۷۲	ہو نگاہِ کرم
۸۴	" " "	۷۳	" "
۸۵	" " "	۷۴	حاضری دیارِ حرم
۸۶	ہو شاخ بریدہ تو تر	۷۵	پہنچے منزل پہ ہم دیکھتے دیکھتے
۸۷	آ نہیں سکتا	۷۶	" "
۸۸	" " "	۷۷	ہم کو دیدار کوئے حرم ہو گیا
۸۹	" " "	۷۸	" " "

۱۰۰	ہفت اقلیم کے تاجور ہو گئے	۸۸	ہم جمالِ خدا دیکھتے رہ گئے
۱۰۱	" " "	۸۹	" " "
۱۰۲	منقبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۹۰	روح کو شادماں بنانا ہے
۱۰۳	منقبت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۹۱	اُس نورِ مجسم کو کیا صلِ علی کہیے
۱۰۴	" " "	۹۲	" " "
۱۰۵	منقبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۹۳	مدینے میں نہ گرجائیں تو دیوانے کہاں جائیں
		۹۴	" " "
۱۰۶	" " "	۹۵	نظر کو مومن بنا کے دیکھو
۱۰۷	منقبت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۹۶	" " "
۱۰۸	منقبت پیرانِ پیر دستگیر	۹۷	ولادت باسعادت سراجاً منیراً
۱۰۹	" " "	۹۸	قدسی عرش بھی ہم زباں ہو گئے
۱۱۰	نعت و منقبت	۹۹	" " "
۱۱۱			
۱۱۲			

بیرون کراچی

سکندر لکھنوی کا

نعتیہ کلام

ہم سے طلب فرمائیں

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد بیرون بوہڑا گریٹ ملتان

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ۔ لاہور

کتب خانہ اسلامی۔ زیر جامع مسجد۔ راولپنڈی



سکندر لکھنوی کی

تَعْتُوْنَ کے مِجْمُوْعے

کراچی میں مندرجہ ذیل مقامات سے طلبے مانیں

۱۔ اقبال ہبک ہاؤس ٹرام جنکشن صدر کراچی

۲۔ ہلال ہبک ہاؤس جہانگیر پارک صدر کراچی

۳۔ مکتبہ رضویہ۔ گاڑی کھاتا بندر روڈ کراچی

۴۔ تاج ہبک ڈپو عید گاہ بندر روڈ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُذْهُ وَنُصَلِّ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

# تَعَارُفٌ

از مفتی شجاعت علی در

نعتِ رسولِ اکرم نور مجسم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کہنا، پڑھنا اور سُننا عبادت ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے حکم کی تعمیل ہے اور تعمیل امر الہی عبادت ہے، قرآن کریم کا ایک معتد بہ حصہ نعتِ رسول اللہ پر مشتمل ہے، خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سُن کر خوش ہوتے اور ان شعراء کو داد و تحسین کے علاوہ انعامات سے نوازتے تھے، اس لئے نعت کا سُننا سنتِ رسول اللہ ہے، نعت کسی بھی زبان میں

ہو، سعادت اور خیر ہی خیر ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ نعت  
 کہنے والا بارگاہِ نبوت میں شایانِ شان الفاظ استعمال  
 کرے کہ آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جانے والے ایک  
 ایک کلمہ کو میزانِ شریعت پر تو لاجاتا ہے، کلمات  
 ایسے نہ ہوں جو مجازی محبوبوں کے لئے مستعمل ہوتے  
 ہیں۔ ان میں ابتذال اور گھٹیا پن یا سوقیانہ انداز نہ ہو۔  
 شاعر اہل سنت حضرت سکندر لکھنوی ان کہنہ مشق  
 اور تجربہ کار نعت گو شعراء میں سے ہیں جو بارگاہِ نبوت کے  
 آداب سے آگاہ ہیں، وہ نعت کو محض طبع آزمائی کے  
 لئے نہیں کہتے بلکہ بہترین عبادت سمجھتے ہوئے بجالاتے  
 ہیں اور یہ ایک وصف ان کو بہت سے شعراء سے ممتاز  
 کئے ہوئے ہے، حضرت سکندر صاحب کا زیرِ بحث مجموعہ

نعت "سراجاً منیراً" بھی انہی خصوصیات و امتیازات  
 کا حامل ہے، مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ مجموعہ کلام  
 بھی ان کے دوسرے مجموعوں کی طرح مقبول خاص و  
 عام ہوگا، میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ مولائے کریم  
 سکندر صاحب کو اس نعت گوئی کے صلے میں دین و دنیا  
 کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ ابنی الامین۔ فقط

سید شجاعت علی قادری

خادم الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

۲۵ مئی ۱۹۸۰ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَذْمُوْلَانَا جَمِیْلِ اَحْمَدِ نَعِیْمِ

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ یہ ان شمعِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں سے پوچھئے جن کے دل قَدْ جَاءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ اَوْرٍ وَّرَافَعْنَا لَكَ ذِکْرًا، کے نور سے منور ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے حبیبِ پاک صابِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی اور نعت خوانی کو نہ صرف ذریعہ نجات اور خوشنودی ربِّ کائنات ہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کو قُربِ الہی کا ذریعہ جانتے اور مانتے بھی ہیں۔ انہیں خوش نصیبوں اور بخت کے سکندروں میں میرے بکرم دوست

شاعرِ اہلسنت سگ دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمدؐ سکندر  
 صاحب لکھنوی بھی ہیں۔ احقر بلا مبالغہ عرض کناں ہے کہ سکندر  
 صاحب نہ صرف ایک اچھے نعت گو، نعت خواں اور علم و ادب  
 سے آشنا شاعر ہیں۔ بلکہ عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں سرشار بہ مداحِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اپنی سوز و  
 گداز اور مترنم آواز میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی  
 کرتا ہے تو نہ صرف خود اشکبار اور بے خود ہوتا ہے بلکہ نعت شریف  
 سننے والے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

احقر کو بارہا خلوت و جلوت میں اس کا تجربہ و مشاہدہ ہوا  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 صدقے سکندر صاحب کے اس جذبہ عشق و محبت اور  
 سوز و گداز کو روز افزوں ترقی مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

اب تک سکندر صاحب مختلف عنوانات سے سات  
مجموعے شائع کر چکے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تسکین روح (۲) میخانہ عرفان (۳) سحاپ رحمت

(۴) قاسم خلد (۵) رمغانِ حرم (۶) ممدوح کائنات

(۷) سفینہ دل

اس وقت جو نیا کلام موصوف پیش کرنے کی سعادت

حاصل کر رہے ہیں اس کا نام "سراج منیر" ہے۔ میں دعا

کرتا ہوں کہ مولائے کریم اپنے پیارے محبوب رؤف الرحیم کے

طفیل اس کلام کو بھی پہلے مجموعوں کی طرح مقبول تمام وعام

بنائے۔

۞ آمین ثم آمین ۞

سکندر صاحب کے اس شعر پر اپنی اس تحریر

کو ختم کرتا ہوں سے

زمین مل جائے طیبہ کی اگر بعد فنا دو گز  
تو میں سمجھوں مقدر بھی سکندر ہے سکندر کا

احقر

جمیل احمد نعیمی غفرلہ

ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ

کراچی



## پیشے لفظ

### عالیجناب نواب مشتاق احمد خاں صاحب

حضرت سکندر لکھنوی کا شمار ملک کے عظیم اعلیٰ گو شعراء میں سے ہے۔ اور ان کے نعتیہ کلام کے کسی مجموعے شمع رسالت کے پروانوں سے خراج عقیدت حاصل کر چکے ہیں۔ اب سکندر صاحب پھر ایک بار ”سراجا منیرا“ میں عقیدت و محبت کے پھول سجا کر بارگاہِ نبوی میں پیش فرما رہے ہیں۔ جن کا مہک مشام جان کو معطر کرتی ہے۔

اس نئے مجموعے میں صفحہ قرطاس پر وہی جذبات کی فراوانی، سچی تڑپ اور والہانہ محبت نظر آتی ہے جو ہمیشہ ان کے کلام کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ ان کی ہر نعت میں بارگاہِ نبوی میں سر کے بل چل کر پہنچنے کی تمنا پھلتی ہے اور حاضری کے اجازت کے لیے بچپن نظر آتی ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں سے

پھر تمنا ہے اذنِ طیبہ کی، رحمتوں کا جہاں خزانہ ہے

پھر حضوری میں شاہ کو جا کر، ہجر کی داستاں سنانا ہے

اور جب اذنِ حضوری مل جاتا ہے تو بندگی کو معراج حاصل ہو جاتا ہے

سجدہ کیا جو مسجدِ نبوی کے فرش پر

واللہ بندگی کا جہیے کو مزا ملا!

سکندر صاحب میرے قدیمی کرم فرما ہیں۔ میں ان کے کلام کو بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور جب موقع ملتا ہے ان کی زبان سے سنتا ہوں۔ ان کے اشعار میں زبان کی سلاست اور الفاظ کے پردے میں نہاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے والہانہ محبت سے متاثر ہوتا ہوں۔ سکندر صاحب جب کبھی اپنے عشق و محبت سے مملو اشعار اپنے مخصوص ترنم سے سنتے ہیں، تو پھر ک اٹھتا ہوں اور قلب کی اس عظمت پر رشک کرتا ہوں جو ان کی زبان سے عقیدت و محبت کے ایسے جواہر پارے اگلاتی ہے۔ میری دعا ہے کہ ان کی یہ نئی کاوش بارگاہِ نبیؐ میں شرف قبولیت حاصل کرے۔ آمین

مشتاق احمد خاں

۹ صفر المظفر ۱۳۹۹ھ فخر منزل ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور

# تقریظ

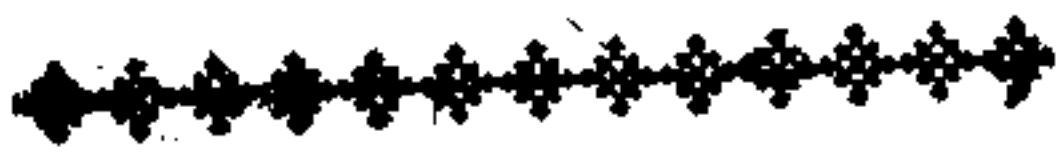
جناب منظر علی خاں صاحب منظر  
ہتم۔ اصطفیٰ منزل باب مجیدی مدینہ منورہ



محرمی سکندر صاحب کے کلام کو سننے کا بارہا اتفاق ہوا  
اور دیکھنے کا بھی۔ اور ماشاء اللہ یہ آٹھواں دیوان "سراجا مینرا"  
کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔  
حقیقت یہی ہے کہ انسان کے لئے "نسبت محبوبی" بڑی چیز  
ہے۔ اور بقول حضرت عزیز صفی پوری (رحمۃ اللہ علیہ)۔

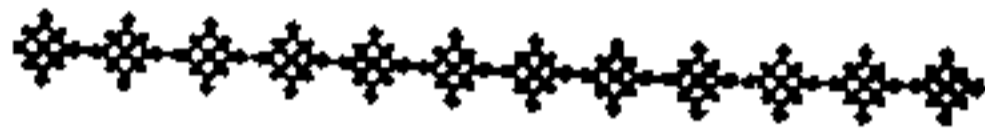
عاشقی کے ہیں یہی دوہی نشاں  
کیجئے ذکرِ حرم یا دیکھئے

یہی کچھ حال مشفق سکندر صاحب کا ہے۔ ہر وقت صبحِ حرم  
 دیکھنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور بار بار بار بار یابی بھی  
 ہوتی رہتی ہے اور وہاں پہنچ کر تو کیفیت ہی دوسری ہو جاتی  
 ہے لیکن ویسے بھی وہ ہر وقت گویا نعت نبوی میں سرشار  
 ہی رہتے ہیں۔ اللہ کرے جوشِ جنوں اور زیادہ (آمین)  
 کچھ موجودہ کلام سے انتخاب بھی پیش خدمت ہے۔  
 لاکھوں درود تم پر اے سیدِ مدینہ تم نے حیاتِ انساں بگڑی ہوئی سنواری



اے رحمتِ دو عالم اللہ لاج رکھنا  
 محشر میں ہونہ آقا عاصی کو شرم ساری  
 ٹکڑے جو تیرے در کے کھا کھا کے جی رہے ہیں  
 در چھوڑ کر تمہارا جائیں کہاں بھکاری

محمدؐ میں گئے جس بے نوا کو  
اُسے سارا زمانہ مل گیا ہے  
ملائک بھی جہاں آئیں ادب سے  
وہ دربار شہانہ مل گیا ہے



خدائی کرتی ہے خالق کی احترام اُن کا  
جیب پاک کا جو احترام کرتے ہیں  
جو ان کی یاد میں روتے ہیں شب کو اٹھ اٹھ کر  
رسول پاک انھیں شاد کام کرتے ہیں



خدا کے حکم کی تعمیل میں سکندرؑ  
نبی کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

دل میں یاد شدہ کو نین بسا رکھی ہے  
بیش قیمت ہے سکندرؑ یہ خزینہ میرا



عشق خیر الوری کی یہ ہیں برکتیں، راہ گم کردہ بھی راہبر ہو گئے  
اپنی ہستی سے بھی جو نہ ہے باخبر، راز کو نہیں سے باخبر ہو گئے

—————

کس پرسی میں ہوتی تھی جن کی بسیر، پاس تیغ و سناں تھی تیر و تبر  
نصرت لم یزل جب ہوئی پشت پر، ہفت اقلیم کے تاجور ہو گئے

—————

صحبتِ مصطفیٰ سے وہ کُن دن بنے، قلب ویراں تھے جنکے وہ گلشن بنے  
منبعِ نور سے ایسی پانی ضیاء، پر رخِ عرفاں کے شمس و قمر ہو گئے

—————

مجھ سے عاصی کا انکے در کے سوا اے سکندر کہاں ٹھکانے ہے؟

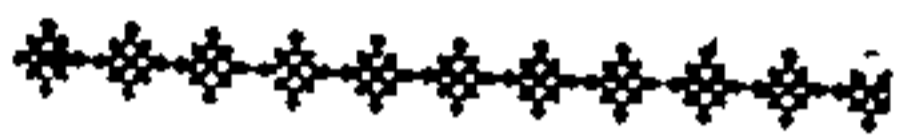
—————

خلوق بھی اُلفت کرتی ہے، خالق بھی کرم فرماتا ہے

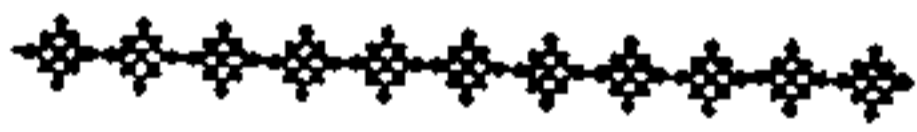
جب انکی نگاہ لُطف و کرم، اے صلِ علی ہو جاتی ہے

58780

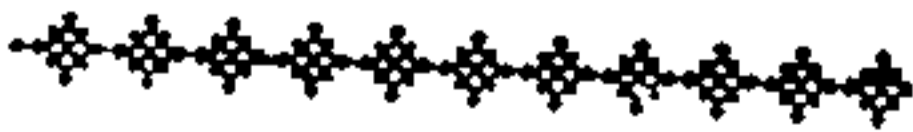
محبوب کا ذکر نوری ہے، اللہ کی نسبت کا ذریعہ  
جب ذکر میں کثرت ہوتی ہے، نسبت بھی سوا ہو جاتی ہے



تھا فریش اور افلاک کے مابین خلا نور  
انوار محمد سے ہوئی ساری فضا نور  
براق تھا نوری تو نبی نور مجسم  
مرکب تھا اگر نور تو را کب تھا علی نور



ہے ذاتِ نبی نور تو دربارِ خدا نور  
اے صلّ علیٰ محفلِ قوسین و دنی نور



یہ فیض ہے سلطانِ دو عالم کا سکندر  
میرے دل تارِ یک کو کرتے ہیں عطا نور

جب تک نہ کسی رہبر کا میل کی نظر ہو  
انسان میں انسان نظر آ نہیں سکتا  
زندہ ہے جو دلِ یادِ الہی سے تو عارف  
مردہ ہو صدق ہی تو گہرا نہیں سکتا  
کٹ جائے جو نسبت ہی تو منزل نہیں ملتی  
ہوشناخ بریدہ تو ثمر آ نہیں سکتا

وہ سامنے ہے دیارِ طیبہ بڑھو قدم کو بڑھا بڑھا کر  
بڑی مقدس یہ سرزمین ہے چلو نظر کو جھکا جھکا کر



محمد باقر تہا

---

---

## خالق کون و مکاں

اسے خالق کریم تری پاک ذات ہے ہم بے ثبات ہیں تجھے حاصل ثبات ہے  
 تابع میں تیرے دن ہے تصرف میں رات ہے قبضے میں تیرے سب کی حیات و عملت  
 زندہ ترے کرم سے ہر اک ذی حیات ہے

رہتا ہے تیرے حکم سے گردش میں آفتاب گردوں پر تیرے حکم سے روشن ہے ماہتاب  
 پانی ہے تیرے نور سے تاروں نے آب تاب ہر ذرہ تیرے فیض و کرم سے ہے فیض یاب  
 پابند تیرے حکم کی گل کائنات ہے

تو قادر و قوی ہے بڑا کار ساز ہے واحد ہے لاکھ تریک ہے تو بے نیاز ہے  
 بندوں پر چہر باں ہے کہ بندہ نواز ہے تو جسکو چاہے بخشے نکتہ نواز ہے  
 جیسے نواز دے تری مرضی کی بات ہے

اب میری لاج ہاتھ میں تیرے رحیم ہے مخلوق کو ہے ناز کہ خالق کریم ہے  
 لاریب تیری ذات بلند و عظیم ہے واللہ تو غفور و سمیع و عظیم ہے  
 معروف محمد مولا - تیری شش جہات ہے

کب جرم بے پناہ سے انکار ہے مجھے مجرم ہوں اپنے جرم کا اقرار ہے مجھے  
 محشر میں آسرا ترا ستار ہے مجھے امید ہے تیرے فضل سے غفار ہے مجھے  
 مجھ بے نوا کی تیرے کرم پر نجات ہے

رنج و خوشی تو ام ہے بھولو نہ تم کبھی مرضی پر رب کی کر دو نچا اور ہر اک خوشی  
 بیکار ہے سکندر مضطر بے حس کٹ جائے گی کسی نہ کسی طرح زندگی

مرضیٰ حق پر کاٹ لو دو دن کی بات ہے



محدث ذوالجلال و اکرام

## دعائے مسلم

تر افضل و کرم اے قادر و غفار ہو جائے قومیر ابنت خنثہ بے شبہ بیدار ہو جائے

ہجوم رنج و حرماں کا قلعہ مسمار ہو جائے ہریان صورت ساحل ہراک منجد ہار ہو جائے

بھنور سے قوم مسلم کا سفینہ پار ہو جائے

جہاں میں حضرت صدیق ساسر دار پیدا کر عمر فاروقؓ سا پھر قاتل الکفار پیدا کر

خدا یا حضرت عثمانؓ سا غم خوار پیدا کر علیؓ سا پھر الہی حیدر کرار پیدا کر

مسلمان پھر غلام احمد مختار ہو جائے

شہادت کا دلِ مسلم میں پھر ارمان پیدا کر جہاں میں ثانی حمزہؓ مرے سبحان پیدا کر

مجاہد حضرت طارقؓ سا پھر ذیشان پیدا کر ابن قاسمؓ سا کوئی انسان پیدا کر

ہراک مسلم مثال خالداؓ جرار ہو جائے

کوئی عباسؓ سا پیدا جری میر خدا کرے کوئی مسلم سار مہر پھر قتیل نبیو کرے

الہی پھر علی اکبرؓ سا پیدا لاڈ ل کرے حسین ابن علیؓ سا پھر شہید کر بلا کر دے

جو جان دینے کو تیرے نام پر تیار ہو جائے

ہماری قوم میں پھر قوم کے غمخوار پیدا کر ہمارے ملک میں پھر مومن و نیکار پیدا کر  
 ہماری رہبری کو صاحب ایثار پیدا کر نبی کے نام پر پٹ جائیں وہ خود دار پیدا کر  
 دلِ مسلم نبی کے عشق میں سرشار ہو جائے

دلِ خوابیدہ مسلم میں پیدا کر دے بیداری مسلمان قوم میں آجائے پھر پہلی ہی خودداری  
 بھڑک اٹھے دنوں میں عشق کی پوشیدہ چنگاری سکندر کی دعا مقبول ہو اسے خالق باری

مسلمان بادہ لعل کا پھر میخوار ہو جائے



صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَأَلَمِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

نعت

مروا مائت

## مسافر کو ٹھکانہ مل گیا ہے

- نبی کا آستانہ مل گیا ہے
- مسافر کو ٹھکانہ مل گیا ہے
- محمدؐ مل گئے جس کو تو سمجھو
- اُسے سارا زمانہ مل گیا ہے
- میں وہ خوش بخت سائل ہوں کہ جسکو
- محمدؐ کا گھرانہ مل گیا ہے
- جو فخرِ انبیاءِ محبوب حق ہیں
- ہمیں ان کا زمانہ مل گیا ہے
- وہ بے مثل و بیگانہ مل گیا ہے
- خدایے مفتخر جس کو بنا کر

ملائک بھی جہاں آئین ادب سے وہ دربار شہانہ مل گیا ہے

دو عالم کے خزانے حسن پر قربان ہمیں ایسا خزانہ مل گیا ہے

سکندر کیوں نہ ہوں قسمت پر نازاں  
کہ بخشش کا بہانہ مل گیا ہے





## وہ عظمت و توقیر کا مینار تمہیں ہو

اے فخرِ نسل نایب غفار تمہیں ہو      محبوبِ خدا محرمِ اسرار تمہیں ہو



بہرِ فسو و ہے مژمندہ احسان تمہارا      ہر بکس و مجبور کے غمخوار تمہیں ہو



خالق نے بنایا ہے تمہیں رحمتِ عالم      مخلوقِ الہی کے مددگار تمہیں ہو



تم قاسمِ نعمت بھی ہو محبوبِ خدا بھی      کونین کی ہر چیز کے مختار تمہیں ہو



پھیلی ہے دو عالم میں ضیاءِ نور سے جسکی      وہ نورِ مبہیں پکیرِ انوار تمہیں ہو



قدسی بھی سرِ عرش ثنا کرتے ہیں جسکی      وہ عظمت و توقیر کا مینار تمہیں ہو



ہے کرسی محمود سر حشر تمہاری      اس منصب بے مثل کے حقدار تمہیں ہو



اللہ بھی نازل ہے بنا کر تمہیں واللہ      اللہ کی تخلیق کے شاہکار تمہیں ہو



ایمان کی دولت سے ہمیں جسے نوازا      وہ محسن اعظم شہد ابرار تمہیں ہو



امت میں تمہاری ہوں براہوں کہ بھلا ہوں      اس امت عاصی کے خریدار تمہیں ہو



لکھتا ہوں شب و روز میں توصیف تمہاری  
ممدوح سکندر مرے سرکار تمہیں ہو



# آپ ساہم بے کون ہے؟

ہم غلاموں کا مشکل کشا کون ہے؟ آپ کے ماسوا مصطفیٰ کون ہے؟

آپ ہیں قاسم نعمت کبریا دینے والا ہمیں دوسرا کون ہے؟

رحمت ہر دو عالم مجسم کرم دردمندوں کے غم کی دوا کون ہے؟

آپ تو وجہ تخلیق کو نہیں ہیں نائب رب ارض و سما کون ہے؟

حسن کی ابتدا۔ انتہا آپ ہیں آپ کا مثل نور خدا کون ہے؟

آپ ہی کو یہ بخشا خدا نے شرفِ حاصل دیدتِ اعلیٰ کون ہے؟



اے بڑوں کے معین ہونگاہ کرم ہم سے بڑھ کر جہاں میں برا کون ہے؟



آپ ہی ہیں سکندر کے فریاد رس  
آپ سا ہمد م بے نوا کون ہے؟



## یہ عشق الہی کا تو معیار نہیں ہے

جس دل میں بے لگائے شہہ ابرار نہیں ہے      قرآن یہ کہتا ہے وہ دیندار نہیں ہے

مُو    مُو    مُو

اللہ کے محبوب سے جس کو نہیں نسبت      اللہ کو اس سے بھی سروکار نہیں ہے

مُو    مُو    مُو

رہتا ہے خساک میں ہمیشہ وہ سراسر      جو شافعِ محشر کا خریدار نہیں ہے

مُو    مُو    مُو

منکر ہے جو رحمت کا رسولِ عربی کی      وہ فضلِ الہی کا بھی حقدار نہیں ہے

مُو    مُو    مُو

خالق سے محبت کرے محبوب سے نصحت      یہ عشقِ الہی کا تو معیار نہیں ہے

جو عظمت محبوب خدا کا نہیں اقبال طیبہ میں بھی جانے کا وہ حقدار نہیں ہے

مو مو مو

وہ ان کو بھی سینے سے لگاتے ہیں سکندر  
یعنی کا کوئی دنیا میں روادار نہیں ہے



## دل بنے مرکز۔ انوارِ مدینہ میرا

دل بنے مرکز انوارِ مدینہ میرا      عشق احمد سے منور رہے سینہ میرا

\*\*\*\*\*

دولت عشق محمد سے رہے دل مہمور      کام آئے سر محشر یہ دفینہ میرا

\*\*\*\*\*

سامنے گنبد خضرا کے اجل آجائے      جائے مدفن بنے اللہ مدینہ میرا

\*\*\*\*\*

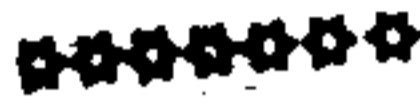
دل میں ہو یاد نبی شام و سحر اٹھوں پہر      گھر بنے رحمت کونین کا سینہ میرا

\*\*\*\*\*

کیجئے چشمِ کرم دل کو ملے تابانی      گردِ عصیاں سے ہے آلودہ نگینہ میرا

\*\*\*\*\*

اس لئے رکھتا ہوں میں وہ زبانِ بزمِ نبی پھنس نہ جائے کسی طوقاں میں سفینہ میرا



چشمِ پرہم ہے مدینے کی زیارت کیلئے دل ہے بیتاب شہنشاہِ مدینہ میرا



دل میں یادِ مشہ کونہیں بسا رکھی ہے  
ہمیشہ قیمت ہے سکندر بہ خزانہ میرا





## سکھارہ ہے قرآن احترام شاہِ دنیٰ

زبے نصیبِ ملکہ نیر العام شاہِ دنیٰ بنا دیا ہے خدانے غلام شاہِ دنیٰ

ہمارے دل میں ہے عشقِ مصطفیٰ کی پیش زباں پہ میری ہے ورنہ نام شاہِ دنیٰ

جو انکی صورتِ میرت پہ دل سے شیدا ہیں انہیں پہ ہوتا ہے لطفِ دوام شاہِ دنیٰ

ہے فیضِ جمدِ رسولوں کا اپنی امت تک ہے دو جہاں پہ مگر فیضِ عام شاہِ دنیٰ

جمعِ رسل و نبی و قدسی و ملک سب سے ہے کائنات میں افضل مقام شاہِ دنیٰ

جو باادب ہیں مقدر سعید ہیں جن کے ہمیشہ کرتے ہیں وہ احترام شاہِ دنیٰ

زبانِ رحمتِ عالم پہ ہے کلامِ خدا      پیامِ حق کا ہے مظہرِ پیامِ شاہِ دنیٰ

نہ گفتگو میں ہوا اونچی رسول سے آواز      سکھا رہا ہے قرآنِ احقرامِ شاہِ دنیٰ

سمجھ سکے نہ جو شانِ بشریتِ اب تک      سمجھ سکیں گے وہ کیسے مقامِ شاہِ دنیٰ

اذاں ہو کلہ طیب ہو یا اقامت ہو      خدا کے ساتھ ہر اک "جا" ہے نامِ دنیٰ

بروزِ حشر شفاعت کریں تو کام بنے      شفیعِ حشرِ رسولِ انامِ شاہِ دنیٰ

سکندر اس لئے کرتے ہیں اہلِ دلِ شفقت

وہ جانتے ہیں کہ یہ ہے غلامِ شاہِ دنیٰ

## بلند فکرمیں اپنا مقام مرتبہ ہے

جو صدقِ دل سے سجد و قیام کرتے ہیں بلند خلد میں اپنا مقام کرتے ہیں

خدائی کرتی ہے خالق کی احترام اُن کا جلیب پاک کا جو احترام کرتے ہیں

جو مصطفیٰ کے گدا بن گئے خدا کی قسم تو تا جو را نہیں جھک کر سلام کرتے ہیں

جو اُن کی یاد میں روتے ہیں شب کو اٹھ اٹھ کر رسول پاک انہیں شاد کام کرتے ہیں

جنہیں محبت و نسبت ہے سرور میں سے وہ ذکر پاک بھی بہ اہتمام کرتے ہیں

بلائے ہیں جسے سرکار اپنے روضہ پر      لڑے لڑا کیلئے انتظام کرتے ہیں

کلام ان سے کریں جانور تو حیرت کیوں؟      کہ سنگریزے بھی ان سے کلام کرتے ہیں

خدا کے حکم کی تعمیل میں سکندر ہم  
نبی کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں



# ہے اک کلام خدا اک ہے سنت سرکار

بلاشبہ ہے یہی اسی پر شفقت سرکار کہ جلوہ گر ہے مرے دلیں الفت سرکار



خدا کریم ہے میرا رسول بھی ہی کریم خدا کے بعد مہرباں ہے رحمت سرکار



مرے کریم بھی دو نعمتیں عظیم بھی دو ہے اک کلام خدا اک ہے سنت سرکار



انہیں کو ملتی ہے دنوں جہان میں عزت وہ خوش نصیب جو کرتے ہیں عزت سرکار



مرے نصیب میں لکھوے خدا برائے نصیب ہیں دیکھوں عالم رویا میں صورت سرکار





انہیں کو خلد میں ہوگا نصیب قرب رسول  
جنہیں نصیب ہے دنیا میں قربت سرکار



خدا کرے عطا انکو کرسی عسود  
نمایاں ہوگی سر شہر عظمت سرکار



بتا دو راز سکندر یہ اہل دنیا کو  
سکوں قلب کا ذریعہ ہے مدحت سرکار



## آنکھیں بھی منور ہوتی ہیں

جب ان کا کرم ہو جاتا ہے جب ان کی عطا ہو جاتی ہے  
آنکھیں بھی منور ہوتی ہیں دل پر بھی سے چلا ہو جاتی ہے

ہستی جو نبی کی اُلفت میں گم ہو کے فنا ہو جاتی ہے  
محبوبِ خدا کے صدقے میں، محبوبِ خدا ہو جاتی ہے

مخلوق بھی اُلفت کرتی ہے خالق بھی کرم فرماتا ہے  
جب ان کی نگاہِ لطف و کرم اے صلِ علیٰ ہو جاتی ہے

سے نام محمد صلِ علیٰ مقبول دُعاؤں کا ضامن ہے  
مانگو جو وسیلے سے اُن کے مقبول دُعا ہو جاتی ہے

خالق نے بنایا ہے قاسم محبوب کو سائے عالم کا  
دربار رسولِ اکرم سے ہر چیز عطا ہو جاتی ہے

دنیا کی خلش، عقبتی کا الم، یا روح کی بے چینی کا ہو غم  
سرکارِ دو عالم کی رحمت سے ہر غم کی دوا ہو جاتی ہے

روشنے کی درخشاں جالی کو سینے سے لگا کر دیکھو تو  
ہر مرض کو قلبِ عصیاء کے اک پل میں شفا ہو جاتی ہے

محبوب کا ذکر ”نوری“ ہے اللہ سے نسبت کا ذریعہ  
جب ذکر میں کثرت ہوتی ہے نسبت بھی سوا ہو جاتی ہے

امت سے انہیں ہے پیارا ایسا، اک ٹھیس سی دل پر لگتی ہے  
آقا کے غلاموں سے سرزوجب کوئی خطا ہو جاتی ہے  
ہو گنبدِ خضر اپنی نظر آنکھوں میں سکندرا آسو ہوں  
بتیابی دل بڑھتے بڑھتے خود اپنی دوا ہو جاتی ہے



## کرم ہو حبیبِ خدا یا محمد

کرم ہو حبیبِ خدا یا محمد  
 بھکاری ہوں دامنِ پسا کے کھڑا ہوں  
 مجھے آپ کے در کے ٹکڑے ہیں کافی  
 ہوئی غیب سے اسکی امداد فوراً  
 عمل سے تہی دست ہوں میرے آقا  
 غلاموں میں ہو آپ کے حشر میرا  
 دینے کو دیکھے ہوتے عمر گزری

خدائی کے فرمانروا یا محمد  
 ملے کچھ برائے خدا یا محمد  
 میں ہوں آپ ہی کا گدا یا محمد  
 وہ جس نے تڑپ کر کہا یا محمد  
 ہے اک آپ کا آسرا یا محمد  
 سہر شہ ہے التجا یا محمد  
 جدائی میں ہوں غمزدہ یا محمد

سکندر میرے دل کی تسکین کا باعث  
 وظیفہ ہے صبح و مسا یا محمد

جب سے نسبت ہو گئی مر مر کے جینا آگیا

پہلے جس کے دامن شاہِ مدینہ آگیا درحقیقت اسکو اس دنیا میں جینا آگیا

جو خزانے میں خدا کے واحد بے مثل ہے گو وہیں وہ آمنہ بی کے نگینہ آگیا

جسکو بھیجا ہے خدا نے دیکے رحمت کا لقب فرشتہ پر وہ لے کے رحمت کا خزینہ آگیا

وہ بھکاری لیکھے ہی لوٹا ہے منہ مانگی مراد مانگنے کا جس کو دانا سے قرینہ آگیا

پھنس گئی تھی کشتی دل بحرِ عصیاں میں مگر ان کی رحمت سے لب ساحلِ سفینہ آگیا

پہلے جیسے تھے مُردہ اُن کی نسبت نہ تھی جب سے نسبت ہو گئی مر مر کے جینا آگیا



دیکھ کر فاتح کی صورت میں شہِ لولاک کو مشرکانِ شہرِ مکہ کو پسینہ آگیا



اس کی نظروں میں سکندریہ سچ ہی سیم و گہر  
ہاتھ جس کے عشقِ احمد کا خنہ بینہ آگیا



## ہمیشہ جوش پہ رحمت کا ایشار رہا

وہ دل جو یاد محمد میں بیقرار رہا خدا کا فضل و کرم اسپر بپیشمار رہا

زباں پہ شکوہ نہ آیا کبھی زمانے کا جو انکے دامن رحمت سے ہمکنار رہا

وہ دو جہاں کے ہر اک غم سے بے نیاز رہا وہ خوش نصیب جو راتوں کو آشکار رہا

کسی کو انکے کرم سے ہوئی نہ مایوسی ہمیشہ جوش پہ رحمت کا ایشار رہا

خدا نے ذکر کو محبوب کے بلند کیا جو انکا دشمن جاں تھا ذلیل و خوار رہا

صحابہ اپنے تھے لیکن جوڑوں کے پایے تھے انہیں بھی انکی دیانت پر اعتبار رہا

سکندر آئی مدینے کی یاد شدت سے  
 نہ دل پہ ضبط نہ آنکھوں پہ اختیار رہا



## ابھی تو۔ تو بہ کا در کھلا ہے

نہ اس کو عشر کا کوئی خطرہ نہ منکر دنیا سے غمزدہ ہے  
مجھ کے ان کو شفیع عشر جو ان کے دامن میں آ گیا ہے

بڑی مبارک ہے اسکی قسمت جسے ہے حاصل نبی کی نسبت  
بڑا کرم ہے خدا کا اس پر کہ جس کو عشق نبی ملا ہے

یہ جاہ و منصب یہ مال و دولت ہے اسکی نظروں میں بے حقیقت  
ہے جسکو شاہِ دنیا سے الفت ۔ و محمد کا جو گدا ہے

وہ کس کی مدحت کے گیت گائے وہ کس کی جانب نظر اٹھائے  
وہ اپنے دل میں کسے بسائے جو دل سے شیدائے مصطفیٰ ہے

خدا ہے معطلی نبی ہیں قائم ۔ وہ بخشا ہے یہ پانٹتے ہیں  
ملا ہے جو کچھ خدا سے ہم کو بدست آتا ہمیں ملا ہے

ہم اسے دل کی صدا محمد ۔ مرا وظیفہ ہے یا محمد  
حضور انور کا نام نامی سکون دلِ واقع بلا ہے

خدا کے حمد صفات ذاتی نبی کے اوصاف سب عطائی  
یہ اہل ایمان کا ہے عقیدہ نبی نبی ہے خدا خدا ہے

عمل سے خالی ہے میرا امن پڑی ہے عھیاں کی دل پہ حلیم  
جو ذات ہے رحمت دو عالم اسی کی رحمت کا آسرا ہے

بہت پھر درد سکندر ۔ عمل کی دنیا سے دور رہ کر  
کچھ اب تو عقبی کا کر لو ساماں ابھی تو توبہ کا در کھلا ہے

ہر گلی مصر کا بازار ہے اللہ اللہ

دل ہرا ان کا طلب گار ہے اللہ اللہ  
خود خدا جن کا خریدار ہے اللہ اللہ

ساری کونین میں جس کا کوئی ثانی نہ نظیر  
وہ جمال شہہ ابرار ہے اللہ اللہ

میرے سرکار تو ہیں پیکر انوار مگر  
ان کا در مرکز انوار ہے اللہ اللہ

دو بیہ اولادک پہ دو فرشتہ پہ جنکے ہیں وزیر  
میرا آقا وہ شہریار ہے اللہ اللہ



سارے نبیوں کا نبی ہے مرا کملی والا  
سب رسولوں کا بھی سردار ہے اللہ اللہ

رات دن طیبہ میں رہتا ہے غلاموں کا، مجرم  
ہر گلی مصر کا بازار ہے اللہ اللہ

زندگی کے کسی لمحے میں نہ بھولے ہم کو  
کتنا! امت سے انہیں پیار ہے اللہ اللہ

اپنی حاجت وہ کسی غیر سے کہتے ہی نہیں  
ہر گدا آپ کا خود دار ہے اللہ اللہ

اے سکندر جہاں ملتا ہے طلب سے بھی ہوا  
میرے داتا کا وہ دربار ہے اللہ اللہ

# لئے ہے خُلق کو اغوش میں رحمت محمد کی



وہ ہی ہے بندہ مومن وہ ہی اُمت محمد کی

کہ جن کے دل کے ہر گوشے میں ہے عظمت محمد کی

وہ احکام الہی سے کبھی غفلت نہیں کرتے

حقیقت میں میسر ہے جنہیں اُفت محمد کی

محمد سے جنہیں نسبت ہے ہونگے ساتھ محشر میں

سند ہے مغفرت کی حشر میں اُفت محمد کی

وہ دن عشاق احمد کیلئے دن عید کا ہوگا  
 دکھائی جائے گی جب قبر میں صورت محمد کی  
 ہر ایک انعام سے اعلیٰ ہر ایک احسان سے بالا  
 کرم ہے خالق کونین کا بعثت محمد کی  
 صحابہؓ اور اہلبیتؓ دونوں میرے آقا ہیں  
 یہ محبوب محمد ہیں۔ تو وہ عزت محمد کی  
 خدا کا قہر بندوں کی خطا پر یوں نہیں آتا  
 لئے ہے خالق کو آغوش میں رحمت محمد کی  
 ہمیں دُورا ہبرا اس رہبرِ اعظم نے بخشے ہیں  
 ہے اک قرآن خالق، ایک ہے سنت محمد کی  
 سکندر ہوں تو ناکارہ مگر نازاں ہوں قسمت پر  
 کہ میرا شغل ہے شام و سحر مدحت محمد کی

# اُنکے دامنِ گلِ مقصود سے بھر جاتے ہیں



جب کرم اپنے غلاموں پر وہ فرماتے ہیں  
 کام بگڑے ہوئے اک آن میں بن جاتے پیر  
 ان کے دربار میں آتے ہیں جو سائل بن کر  
 ان کے دامنِ گلِ مقصود سے بھر جاتے ہیں  
 اپنے عشاق کی امداد کی خاطر اکثر  
 گنبدِ سبز سے سرکار نکل آتے ہیں  
 منزلِ عشق کے رہرو پہ خدا کا ہے کرم  
 گرتے گرتے بھی بہر حال <sup>سنبھل</sup> جاتے ہیں  
 شان ہے ان کے غلاموں کی یہ اللہ اللہ  
 فیض یہ عالمِ مکاں کو پہنچاتے ہیں

رب کے محبوب کا عاشق ہے خدا کو محبوب

عشق کے بھی یہاں انداز بدل جاتے ہیں

حق تعالیٰ انھیں کرتا ہے کرم سے راضی

جب کسی بات پہ دیوانے چل جاتے ہیں

راہ میں آنکھیں پچھا دیتے ہیں دنیا والے

جس طرف عاشق سرکار نکل جاتے ہیں

بھیک ملتی ہے جنھیں ان کے دردِ دولت سے

ہاتھ وہ کب درِ اغیار پہ پھیلاتے ہیں

تج کے ہر خواہش و ارماں رضاً حق پر

موت کے آنے سے پہلے ہی یہ مر جاتے ہیں

زندہ جاوید بنا دیتا ان کو خالق

جو فنا اُلفتِ محبوب میں ہو جاتے ہیں

یہ تجربہ ہے سکندر کہ درِ بطحا سے

مانگنے والے طلب سے بھی سو پاتے ہیں

## جو مس سے ہوا اُسے نور محبت سے بنا نور

معدن کی شب نور سے جب جا کے بلا نور  
قطرہ کو سمندر سے ہوا اور عطا نور

ہو پیر ہنرے پاک کہ تعلیم سے مبارک  
جو مس سے ہوا اُسے نور محبت سے بنا نور

کیا شان سے اُس نورِ ابد نورِ ازل کے!  
ہے دوش سے مبارک پہ بھی سادی سے عبا نور

جس سمت سے جس راہ سے جس جا بھی گیا نور  
اُس نور کے پر تو سے بنا ارض و سما نور

مکہ کی فضا نورِ مدینے کے ہوا نور!  
جس جا پہ ہوا جلوہ نما نور وہ حب نور

تھا فرش اور افلاک کے ماہر سے خلا نور  
انوارِ محبت سے ہوئی ساری فضا نور

اقصی سے چلی جانب سدرہ جو سوار سے  
ہالے کی طرح چاروں طرف پھیل گیا نور

سہراک فلک نے کتے در اپنے ہویدا  
یوں منزل مقصود پہ چلتا ہی رہا نور

جب ہفت فلک سر ہوئے سدرہ نظر آیا!  
تو جانب سدرہ اسی عظمت سے چلا نور

براق تھا نوری تو نبی نور مجسم  
مرکبے تھا اگر نور تو را کب تھا علی نور

جبریل کے پر ہو گئے پرواز سے عاجز  
سدرے سونے عرش اکیلا ہی چلا نور

اک عبد بلا، عرشے پہ معبود سے اپنے  
اک خالقے انوار کے جلووں سے بلا نور

آغوشے میں ہیں رحمت خالق کے محمد  
گلزار رفعا لک ذکر کی فضا نور

ہے ذات نبی نور تو دربار خردا نور  
اے صل علی محفل تو سین دونی نور

کیا شانِ بصارت تھی کہ اللہ کے جلو سے  
نظروں کو جھاتے ہوئے دیکھا ہی کیا نور

بھر کر گل مقصود سے دامالخصی کرم کو !  
اللہ کے دربار سے واپس جو ہوا نور

حوروں کی جبینوں کو ملائک کی نظر کو !  
اس قاسم انوار نے تقسیم کیا نور

خود عرش بھی مسرور ہوا بخت پہ اپنے  
نعلین مبارک سے جو تفویضے ہوا نور

یہ فیض ہے سلطانِ دو عالم کا سکندر  
میرے دلِ تاریک کو کرتے ہیں عطا نور



تمنائے

دیدارِ حرم

# ہم عاصیوں کے غم میں راتوں کو اشکباری

روضے پہ جا رہی ہے امت تمہاری ساری کب آئے گی اے آفاطیبہ میں میری باری

❖ ❖ ❖

کب تک ہے گی آقا۔ سینے میں بیقناری کب تک کریں گی آنکھیں فرقت میں اشکباری

❖ ❖ ❖

مانا کہ بڑھتا ہوں در کا بگر گدا ہوں ہے قلب تم پر صدقے ہے جان تم پر واری

❖ ❖ ❖

لاکھوں درود تم پر اے سید مدینہ تم نے حیات انساں بگڑی ہوئی سنواری

❖ ❖ ❖

معبود نے بنا کر نائب کیا ہے حاکم اقلیم دو جہاں میں سگدہ تمہارا جاری

❖ ❖ ❖

روضے کی جالیوں پر رکھ کر جس میں رُوں ڈھل جائے گی یقیناً فرد سیاہ کاری

❖ ❖ ❖

سے رحمت دو عالم اللہ لاج رکھتا محشر میں ہونہ آقا عاصی کو شرمساری

♦♦♦

اے حسن دو عالم قرباں اس کرم کے ہم عاصیوں کے غم میں راتوں کو اشکباری

♦♦♦

اے تاجدار بطحی نظر کرم خدرا لاکھوں کھڑے ہیں در پچھولی لئے بھکاری

♦♦♦

ٹکڑے تمہارے دک کے کھا کر جو جی رہے ہیں در چھوڑ کر تمہارا جائیں کہاں بھکاری

♦♦♦

فرقت میں بے سکندر پیر بقیار و مضطر ویدیکھے خدارا مہر اذن راہداری

♦♦♦



## سدا بہار رسالت کا پھول دیکھیں گے

کبھی تو اذن حرم کا حصول دیکھیں گے کبھی تو اپنی دعا کو قبول دیکھیں گے

کبھی تو جذبہ دیدار رنگ لائے گا کبھی تو ہم بھی دیار رسول دیکھیں گے

جہاں پہ جن و ملائک ہیں خادم رسال وہ بارگاہ وہ قصر رسول دیکھیں گے

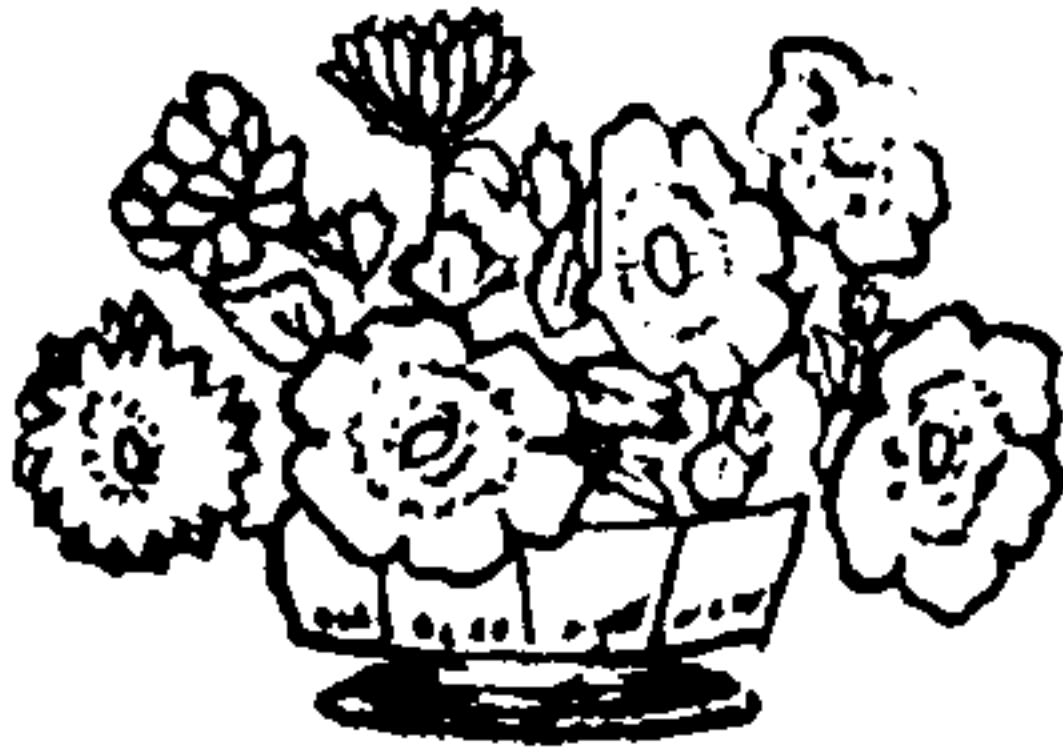
سناہے خاک مدینہ ہے چشم کا سرمہ لگا کے آنکھوں میں طیبہ کا حصول دیکھیں گے

پہنچے گلشن طیبہ کے مرغزاروں میں سدا بہار رسالت کا پھول دیکھیں گے

ہم اپنے دست طلب کو دراز کر لیں گے وہاں جو رحمت حق کا نزول دیکھیں گے



سکندر ان کی شفاعت نصیب ہوگی ہمیں  
ہمیں جو حشر ہیں آقا ملول دیکھیں گے



## یہ کرم بھی غریب پر ہوتا

- ان کی دلہیز پر جو سر ہوتا
- بخت میرا بھی اوج پر ہوتا
- ہم بھی جاتے دیارِ طیبہ میں
- عکس شاہِ دنیٰ اگر ہوتا
- پوری دل کی مراد ہو جاتی
- کوئے طیبہ کا جیب سفر ہوتا
- شہدہ کے قدموں میں سر کے بل جاتے
- جذیبہ عشقِ رامبر ہوتا
- خارجین چن چن کے رکھتے دامن میں
- دشمنِ طیبہ میں گر گذر ہوتا
- ہم قبا میں نفل ادا کرتے
- پھر کرم شاہِ بگرد بر ہوتا

جب ریاض الجنان پہ سر ہوتا

روح تن سے وہیں نکلی جاتی

یہ کرم بھی غریب پر ہوتا

جا کے آتے نہ ہم دینے سے

عشق اتنا تو معتبر ہوتا

دید ہوتی حضور انور کی

پھر سفر کاش جلد تر ہوتا

ہے سکندریہ آرزو دل کی



## ہونگاہ کرم

چشمِ پرہم کو ہے آرزوئے حرم یا شفیعِ اُمم ہونگاہِ کرم  
 قلبِ مضطرب ہے پھر مبتلائے اُمم یا شفیعِ اُمم ہونگاہِ کرم

ایک مدت سے سرکارِ محروم ہوں لاوری ارضِ طیبہ سے محروم ہوں  
 ہو گیا ہے گراں روح پر بارِ غم یا شفیعِ اُمم ہونگاہِ کرم

مضطرب ہے دلِ غمزہ یا نبی کیجئے اب میداوا غم یا نبی  
 لب پہ آتا ہے بسا ختہ و مبدم یا شفیعِ اُمم ہونگاہِ کرم

کوئی حسنِ عمل ہے نہ زریاں ہے آپ ہی کے کرم کی فقط آس ہے  
 آپ ہی کی غلامی ہے میرا بھرم یا شفیعِ اُمم ہونگاہِ کرم



آپکے درکامنگتا ہوں شاہِ زماں آپکے در سے اٹھکر میں جاؤں کہاں؛  
 رحمتِ دو جہاں تاجدارِ حرم۔ یا شفیع اُمم ہونگاہِ کرم

زندگانی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ حشر کے واسطے کوئی توشہ نہیں  
 جانے کس وقت تن سے نکل جائے دم۔ یا شفیع اُمم ہونگاہِ کرم

آرزوئے سکندر شہا ہے یہی۔ روز و شب آپ سے التجا ہے یہی  
 ہو عطا۔ حاضری۔ دیارِ حرم۔ یا شفیع اُمم ہونگاہِ کرم



حاضری دیارِ حرم

# پہنچے منزل پہ ہم دیکھتے دیکھتے

ہو گیا پھر کرم دیکھتے دیکھتے      پہنچے منزل پہ ہم دیکھتے دیکھتے

جو ضروری تھا سماں سفر کیلئے      ہو گیا وہ ہم دیکھتے دیکھتے

جب سنیا کی گھائی میں داخل ہوئے      مٹ گئے رنج و غم دیکھتے دیکھتے

آیا بر علی سے جو خضرِ نظر      ہو گئی چشمِ غم دیکھتے دیکھتے

پہلے سر تھا ریاضِ انجماں میں جھکا      ہو گیا دل بھی خم دیکھتے دیکھتے

کھو گئے رکھ کے سر عینِ محراب میں      انکے نقشِ قدم دیکھتے دیکھتے

ۛ ۛ ۛ

دلِ مچلنے لگا جالیوں کے قریب  
 مگر مٹھرائے قدم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

مطمئن ہو گیا قلب شوریدہ سر  
 چھٹ گیا ابر غم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

مٹ گئی قلب سے خلد کی آرزو  
 گلستانِ حرم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

ہجر و فرقت کا جو دل پہ اک بار تھا  
 ہو گیا وہ بھی کم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

انکے دربار کے بے نوابے وطن  
 ہو گئے محترم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

بے نوا تھا سکندر غنی کر گئی

ان کی چشم کرم دیکھتے دیکھتے

❖ ❖ ❖

## ہم کو دیدار کوئے حرم ہو گیا

اے خوشا بخت یہ بخت کی رفعتیں عاصیوں پر خدا کا کرم ہو گیا  
تاجدار حرم کی نوازش ہوئی ہمکو دیدار کوئے حرم ہو گیا



ہم کہاں؟ - اور کہاں؟ یہ دیدار حرم رحمت مصطفیٰ ہے خدا کی قسم  
انکی چشم عنایت کا ہے معجزہ دور سب فرق عرب و عجم ہو گیا



چشم کو دیدار روضے سے فرحت ملی روح کو تازگی دل کو لذت ملی  
انکے قدموں میں آکر ملا وہ سکون قلب سے دور رنج و الم ہو گیا



دیدار روضہ ہے دیدار شاہ اہم۔ دیدار سرکار ہے ضامن مغفرت  
اسلئے عاصیوں کیلئے بخدا خوف رسوائی حشر کم ہو گیا



جس زمین کو ملی صحبت مصطفیٰ وہ زمین بن گئی سر زمین حرم  
ارضِ مکہ ادھر محنتم ہو گیا کوئے طیبہ ادھر محترم ہو گیا



کوئے طیبہ کی دل میں لگی تھی لگن مفلسی تھی میرے حال پر خندہ زن  
یہ انہیں کی عطا تھی۔ انہیں کا کرم جو فرمایا تھا ساماں بہم ہو گیا



جالیوں کے قریں جب ہوئی حاضر کیا بتاؤں سکندر ہوئی جو خوشی  
غم کے بادل چھٹے روح شاداں ہوئی دل پہ چو بارہجراں تھا کم ہو گیا



## کعبہ بھی ہمیں گنبد خضرا نظر آیا

پوچھو نہ دریاک میں کیا کیا؛ نظر آیا ہر چیز میں سرکار کا جلوہ نظر آیا

کچھ ایسا حسین گنبد خضرا نظر آیا رنگِ رخِ خورشید بھی پھیکا نظر آیا

آتے ہی نظر گنبد و مینار کے جلوے دلِ بے علی سے ہی مچلتا نظر آیا

رکھتے ہی قدم اپنا دیا ربوبی میں دلِ جوشِ عقیدت میں لرزا نظر آیا

طیبہ میں جدھر دیکھا اُدھر حدِ نظر تک اک رحمت و انوار کا دریا نظر آیا

محرابِ حرم ہو کہ دروہام و صحن ہو ہر چیز میں ایک حسن انوکھا نظر آیا

اللہ سے یہ عظمت و توقیر مدینہ طیبہ کا شہر عرشِ معلیٰ نظر آیا

صفہ کے بزرگوں میں ہر اک فرد کا چہرہ دنیا کے شہنشاہوں کا آقا نظر آیا

کچھ ایسا بندھا گنبد خضرا کا تصوّر کعبہ بھی ہمیں۔ گنبد خضرا نظر آیا

نوار کی آنکھوں میں خدا جانے کہاں سے اک چشمہ سا اشکوں کا آبلتا نظر آیا

آئے تو ہزاروں ہی نبی حسن کا پیکر لیکن نہ کوئی آپ کا جیسا نظر آیا

انسان تو انسان ہی اجنا و ملک بھی ہر اہل نظر آپ کا شیدا نظر آیا

طیبہ میں جسے دیکھا ملے جس سے سکندر

دنیا کے ہر اک غم سے مبرا نظر آیا



## قسمت کے جب مینے کاوارا شفا ملا

ہم کو رسول ربہ سب رُکُل انبیاءِ ملا اللہ کا حبیبِ ملا ، مُصطفیٰ ملا

مُحسِنِ ملا ، کریمِ ملا ، ناخُدا ملا فضلِ خدا سے شافعُ روزِ جزا ملا

ہیں کتنے خوش نصیبِ غلامانِ مُصطفیٰ جو رہنمائے خلق ہے وہ رہنما ملا

والبستہ انکے دامنِ اقدس سے جو ہوا عزتِ ملی ، وقارِ ملا ، مرتبہ ملا

حاجت نہیں کہ اور کسی در پر جائیں وہ جگنو نصیب سے درِ خیرِ الوریٰ ملا

بیمارِ غم کو مل گئی ہر مرض سے نجات قسمت کے جب مینے کاوارا شفا ملا

رحمت نے اُسکو دامنِ رحمت میں لے لیا۔ جب منفعلِ خطا پہ کوئی پُر خطا ملا

بابِ سخا ہے سرورِ کون و مکاں کا اور تھی جتنی آرزو مجھے اُس سے سوا ملا

سجدہ کیا جو مسجدِ نبوی کے فرش پر واللہ بندگی کا جہیں کو مزا ملا

کیف و سرور کا کروں اظہارِ کس طرح

طیبہ میں کیا بتاؤں سکندر کیا ملا

# چلو۔ نظر کو جھکا جھکا کر



وہ سامنے ہے دیارِ طیبہ۔ بڑھو قدم کو بڑھا بڑھا کر

بڑی مقدّس یہ سرزمین ہے۔ چلو۔ نظر کو جھکا جھکا کر



خدا کی بیشک ہے یہ عنایت۔ نبی کی لاریب ہے یہ حجت

ملی ہے فردوس کی بشارت نصیب خفتہ جگا جگا کر



یہ کیف و مستی کا ہے تقاضہ درود کا و دل ب ہونغمہ  
 قدم قدم پر پڑھو دوگانہ جبیں کو ساجد بنا بنا کر



یہ میرے آقا کی رہنڈ رہے یہ سر زمین کیمیا اثر ہے  
 بنا لو آنکھوں کا اپنی سرمہ زمیں کے ذرے اٹھا اٹھا کر



ملا ہے تم کو عجیب موقعہ کہ رو برو ہے ستون تو بہ  
 مٹا لو عصیاں کے داغِ دل سے۔ ستوں سے سینہ لگا لگا کر



زہے یہ قسمت زہے تقدیر ادھر ہے روضہ ادھر ہے منبر  
 کرو ریاض الجناں میں سجدے زمیں پہ سر کو ججا ججا کر



مواجہ مصطفیٰ پر جا کر درود پہنسم کرو بٹھھا اور  
 کرو سلاموں کے پیش۔ تھنے۔ ادب سے سر کو جھکا جھکا کر



وسیلہ لیکر مرے نبی کا در نبی پر اے عنم کے ماروں  
 دُعا کرو مغفرت کی لوگوں۔ خدا سے آنسو بہا بہا کر



وہ جلوہ فرما ہیں جان عالم اے بے نواؤں پسار و دامن  
 ملے گا حُسنِ کرم کا صدقہ ہر اک گدا کو بلا بلا کر



حقیر و کمتر ہوں میں سکندر یہ نعت گوئی ہے فضل اور  
 دُعا میں لیتا ہوں عاشقوں کی۔ نبی کی نعتیں سنا سنا کر



# ہوشیاری بڑیدہ تو مگر آ نہیں سکتا

کیا کس کو ملا ہے یہ تو نظر آ نہیں سکتا  
 خالی کوئی طیبہ سے مگر آ نہیں سکتا  
 ملتا ہے مدینے سے کم و بیش ہر اک کو  
 محروم کوئی جا کے بشر آ نہیں سکتا  
 جب تک نہ کسی رہبرِ کامل کی نظر ہو  
 انسان بھی انسان نظر آ نہیں سکتا  
 زندہ ہے جو دلِ یادِ الہی سے تو عارف  
 مردہ ہو صدق ہی تو گہرا آ نہیں سکتا  
 کٹ جائے جو نسبت ہی تو منزل نہیں ملتی  
 ہوشیاری بڑیدہ تو مگر آ نہیں سکتا

ہے عازمِ طیبہ کے لئے شرطِ اجازت  
 بے اذن یہاں کوئی بشر آ نہیں سکتا  
 وہ خانہ کعبہ سے پلٹ جاتا ہے گھر کو  
 یہ جس کو نہ چاہیں وہ ادھر آ نہیں سکتا  
 تاریخی مروت ہو کہ ہو گرمیِ محشر  
 عشاقِ محسد پہ "ضرر" آ نہیں سکتا  
 ہیں رحمتِ کونین مرے حامی و رہبر  
 نزدیک سفینے کے "بھنور" آ نہیں سکتا  
 کام آئے گی بس شافعِ محشر کی شفاعت  
 کچھ کام یہاں سیم و گہرا نہیں سکتا  
 یاد آگئی طیبہ کی سرِ شام سکندر  
 اب دل کو سکوں تا بہ سحر آ نہیں سکتا

# ہم جمال خدا دیکھتے رہ گئے

دہرے

روئے بدر الدجی دیکھتے رہ گئے      چہرہ وارضیٰ دیکھتے رہ گئے

حسن خیر الورا میں خدا کی قسم      ہم جمال خدا دیکھتے رہ گئے

ہم گنہگار پہنچے وز پاک پر      ناپ و پارسا دیکھتے رہ گئے

ور پہ بٹوا کے دامانے جھولی بھری      یہ عطا پر عطا دیکھتے رہ گئے

کڑے طیبہ میں حیرت سے اہل سخا      شبہ کی جو دوسخا دیکھتے رہ گئے

وہ ہوا لطف پہیم کہ صلّ علیٰ      عاصی و پڑ خطا دیکھتے رہ گئے



چاند دو گرتے ہو کر تصدق ہوا دشمن مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

جالوں کے قریں بھیج کر وجد میں نور حق کی ضیا دیکھتے رہ گئے

شان محبوب اسریٰ میں ملکوت کیا؛ قدسی باصفا دیکھتے رہ گئے

حک کے سدرہ کی منزل پہ روح الامیں نعت مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

جو سکندر ہوا ان کے دربار سے  
وہ کرم وہ عطا دیکھتے رہ گئے



## رُوح کو شاہِ زمانے بنانا ہے

نعتِ شاہِ زمانے سنانا ہے  
 ذکرِ جانِ بہار سے دل کو  
 اُن کی مدحت ہے سنتِ خالق  
 میرے آقا کا مثل کوئی نہیں  
 اُن کی یاد میں گم ہو کر  
 پھر تمنا ہے دیدِ طیب کی  
 پھر حضوری میں شاہ کی جا کر  
 رحمتِ دو جہاں کو سینے کے  
 ان کے دامن کے سایے میں رہ کر

رُوح کو شاہِ زمانے بنانا ہے  
 رشکِ مددگستاں بنانا ہے  
 ان کا رطب اللسان زمانہ ہے  
 وہ تو فخرِ زمانے یگانہ ہے  
 اپنا نام و نشان مٹانا ہے  
 رحمتوں کا جہاں خزانہ ہے  
 ہجر کی داستاں سنانا ہے  
 واعہائے نہاں دکھانا ہے  
 فکرِ سود و زیاں مٹانا ہے

مجھ سے عاصی کا اُن کے در کے سوا  
 اے سکندر کہاں؟ ٹھکانہ ہے

# اُس نورِ مجسم کو کیا صلّ علی کہئے

دریائے کرم کہئے۔ یا۔ ابرِ سخا کہئے  
 محبوب کی زلفوں کو رحمت کی گھٹا کہئے  
 سیرت کو محمد کی تفسیر قرآن کہئے  
 صورت کو محمد کی شہکارِ خدا کہئے  
 ہر وصف انوکھا ہے ہر شان نرالی ہے  
 الفاظ نہیں ملتے۔ سرکار کو کیا کہئے  
 معبود کے جلوؤں کا وہ منظر یکتا ہیں  
 دیدار محمد کو دیدارِ خدا کہئے

بعثت کو محمد کی اللہ کے بندوں پر

اک سب سے گرانمایہ خالق کی عطا کیئے

خورشید و قمر جس کے چہرے سے ہیں شرمندہ

اُس نور مجسم کو کیا وصلِ علی کیئے

ہر حکم الہی کی تعمیل۔ عمل ان کا

محبوب کی مرضی کو خالق کی "رضا" کیئے

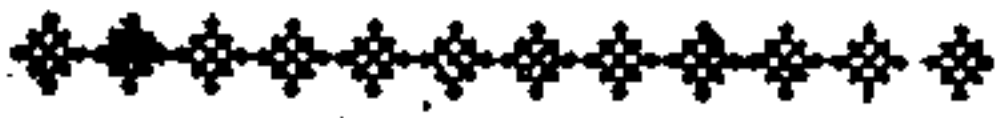
ہر غم کا مداوا ہے۔ ہر درد کا درماں ہے

نام مشہ بطحا کو ہر عنصم کی دوا کیئے

پر کیف مری نعتیں۔ دل سوز مرا لہجہ

اس کو بھی سکندرا کے آقا کی عطا کیئے

# بہلائے کہاں جائیں؟



چلتا ہے دل مضطر تو بہلانے کہاں جائیں؟  
 مدینے میں نہ گر جائیں تو دیوانے کہاں جائیں؟  
 ہے جن کی زندگانی ہی شمعِ طیبہ پر مر مٹنا  
 نبی کے روئے تاباں کے وہ پروانے کہاں جائیں؟  
 سکونِ روح۔ دل کا چین ہے طیبہ کی گلیوں میں  
 یہاں اٹھ کے جائیں بھی مستانے کہاں جائیں؟

ہے چارہ گر مدینے تو در دو ہجر کے مارے  
 سُنانے اپنے اپنے غم کے افسانے کہاں جائیں؟  
 ہماری عمر گزری ہے اسی در کی گدائی میں  
 اب آخر وقت میں ہم ہاتھ پھیلائے کہاں جائیں؟  
 سجا رکھے ہیں جو پلکوں پہ موتی ہم نے فرقت میں  
 مدینے کے سوا۔ یہ لیکے نذرانے کہاں جائیں؟  
 جو دل میں معصیت کے داغ ہیں ان کے مٹانے کو  
 مسیحا کو نہ دکھلائیں۔ تو دکھلانے کہاں جائیں؟  
 تمہیں تو بیکسوں۔ مجبور و لاچاروں کے والی ہو  
 تمہارا چھوڑ کر در، ٹھو کریں کھانے کہاں جائیں؟

# خودی کو اپنی مٹا کے دیکھو

دلوں سے عصیان و معصیت کے دبیز پیرے ہٹلے کے دیکھو

ملیں گے ہر شے میں حق کے جلوے نظر کو مومن بنا کے دیکھو

یہ چاند و سورج یہ کوہ گلشن یہ عنچہ و گل۔ یہ موج دریا

خدا کی قدرت کے ہیں نمونے جدھر بھی نظریں اٹھا کے دیکھو

غم و الم سے نجات ہوگی فرشتوں جیسے صفات ہونگے

قرآن خالق کو زندگی کا تم اپنی رہبر بنا کے دیکھو

بزرگی و عظمت و فصیلت ملے گی۔ دونوں جہاں میں تم کو

خدا کی درگاہ پر عطا میں جبیں کو پہنسم جھکا کے دیکھو

یہ جاہ و منصب یہ مال و دولت نظر سے گری جائیگے تمہاری

خدا کی مرضی پہ ہو کے نشا کر۔ خودی کو اپنی مٹا کے دیکھو

جو چاہتے ہو کہ قربِ خالق تمہیں میسر ہو زندگی میں

تو اس کے محبوب مصطفیٰ کو وسیلہ اپنا بنا کے دیکھو

کلام جن کا ہے وحی خالق۔ زبان جن کی ہے کن کی کنجی

وہ وجہ تخلیقِ کل جہاں ہیں، دل اپنا ان سے لگا کے دیکھو

محبتِ مصطفیٰ ہے ذریعہ خدا کی خوشنودی و کرم کا

یہ نسخہ کیمیا ہے لوگو، ذرا اسے آزما کے دیکھو

تمہیں بھی ہو جائے گی میسر سلاح دارین اے سکندر

خدا کی خاطر۔ جیبِ حق پر تم اپنی ہستی مٹا کے دیکھو



ولادت باسعادت

سِرِّ اَجْمَنِ سِرِّ اَمْرٍ

بعثت - مصطفیٰ

قدسی عشق بھی ہم زباں ہو گئے

ہو مبارک ہوئی بعثت مصطفیٰ ساکن فرشتہ شاہ جناں ہو گئے  
غنیچہ و گل نے پائی نئی زندگی رنگینہ ارب عرب گلستاں ہو گئے

♦ ♦ ♦

ان کے آنے سے سب کو مسرت ملی وہ جو آئے تو دنیا کو رحمت ملی  
تشنہ کاموں کے دل کی مٹی تشنگی چشمہ آب رحمت روان ہو گئے

♦ ♦ ♦

شعل جن کا تھا آپس میں جنگ و جدل تھے خدا جن کے لائے منات و جبل  
جب ہوا مہرباں خالص لم یزل دین اسلام کے پاسباں ہو گئے

♦ ♦ ♦

قلب تھے مضطرب رغبت کفر سے روح بے چین تھی شدت کفر سے  
دل جو تاریک تھے ظلمت کفر سے نور ایمان سے وہ صرفشاں ہو گئے

♦ ♦ ♦

صحبت مصطفیٰ کا ہوا یہ اثر مگر ہی چھوڑ کر آگئے راہ پر  
منکشف جب ہوئی شان خیر البشر جاں نثار شہ انس و جاں ہو گئے

♦ ♦ ♦

قرب محبوب میں قسرب رحماں ملا رہبری کے لئے اُن کو قرآن ملا  
صحبت مصطفیٰ میں وہ عرفاں ملا راز کو نہیں کے راز داں ہو گئے

♦ ♦ ♦

جس سے راضی نبی اُس سے راضی خدا ان کی رحمت ہے دراصل رب کی عطا  
مہربان ہو گئے جس پر شاہ دفیٰ اس پر کون و مکاں مہرباں ہو گئے

♦ ♦ ♦

بے ادب جو ہوا رب کے محسوب کا اس کو دونوں جہاں میں خسار رہا  
کچھ خبر بھی نہ اُس کوئی ہوئی بخدا اُسکے سارے عمل رائیگاں ہو گئے

♦ ♦ ♦

تاجدار حرم کا ہوا جو کرم اک مرصع ہوئی نعت آقا رقم  
جب سکندر پڑھی نعت شاہ اُم قدسی عرش بھی مہزباں ہو گئے

♦ ♦ ♦

## ہفت اقلیم کے تاجور ہو گئے

عشقِ خیر الوریٰ کی یہ ہیں برکتیں۔ راہِ گم کردہ بھی راہبر ہو گئے  
اپنی ہستی سے بھی جو نہ تھے باخبر۔ رازِ کونین سے باخبر ہو گئے

لائے ایمان جو آیاتِ قرآن پر۔ حکمِ خالقِ محمد کے فرمان پر!  
جان و تن۔ مال و دین کر کے قرباں سب۔ دینِ برحق کے سینہ سپر ہو گئے

قتل و غارت گری جنکو مرغوب تھی، ہر طرح برتری اپنی مطلوب تھی  
ننگِ انسانیت بچکے کر دار تھے۔ قدسیوں سے بھی وہ بالا تر ہو گئے

کسمپرسی میں ہوتی تھی جن کی بسر۔ پاس تیغ و سناں تھی نہ تیر و تیر  
نصرتِ لم یزل جب ہوئی پشت پر۔ ہفت اقلیم کے تاجور ہو گئے

صحتِ مُصطفیٰ سے وہ کندک بنے، قلبِ دیراں تھے جنکے وہ گلشن بنے  
منبعِ نور سے ایسی پائی ضیا، چرخِ عرفاں کے شمسِ قمر ہو گئے۔

مدرسے میں معلمِ اخلاق کے، درس ایسا پڑھا خلق و ایثار کا  
جن قبیلوں کی صدیوں سے تھی دشمنی، وہ بھی آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔

ذکر و اذکار کا جب بڑھا سلسلہ، نور حق سے ملی ان کے دل کو جب  
سینے گنجینہ علم و عرفاں سے ہوتے، اُن کے تابندہ قلب و نظر ہو گئے!

انکی رحمت سے لاریبِ فضلِ خدا، انکی رحمت پہ جان سکندِ خدا  
یہ انہیں کا کلم ہے انہیں کی عطا، ہم نساخوانِ یومِ البیتر ہو گئے۔

## منقبت

امیر المؤمنین خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

واقفِ رمز، کبریٰ صدیقِ رضی  
 واقعِ کذب، قاتلِ زندیقِ رضی  
 جملہ اصحابِ پاک میں افضلِ رضی  
 منظرِ خلق، رحمتِ عالمِ رضی  
 نمکسار، حضورِ ختمِ رسلِ رضی  
 ثانیِ انبیا، ازہمانے الغارِ رضی  
 محسنِ دین و ملتِ بیضا، رضی  
 بھیجتی ہے سلامِ کُلِ امتِ رضی  
 رحمتیں لاکھوں آپ پر رب کی رضی

محمد رازِ مصطفیٰ صدیقِ رضی  
 سرفروشنوں کے پیشوا صدیقِ رضی  
 نائبِ فخرِ انبیاء صدیقِ رضی  
 پیکرِ عزمِ مصطفیٰ صدیقِ رضی  
 جاں نثارِ شہدائے صدیقِ رضی  
 عاشقِ روئے والضحیٰ صدیقِ رضی  
 نازِ بردارِ سب مجتہدِ صدیقِ رضی  
 آپ پر میرِ قافلہ صدیقِ رضی  
 ہوں شب و روز باؤں صدیقِ رضی

یہ سلام کندرِ عاجز  
 ہو قبول از پئے خدا صدیقِ رضی

## منقبت

امیر المؤمنین، خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لبوں پر اہل حق کے مدحتِ فاروقِ اعظمؓ ہے  
دلوں میں مومنوں کے عظمتِ فاروقِ اعظمؓ ہے

خُدا بھی ان سے راضی ہے نبی بھی شاد ماں ان سے  
دلوں میں جن کے عشقِ حضرتِ فاروقِ اعظمؓ ہے

تھی اپنی جان سے زیادہ محبتِ شاہِ بطلے کی  
یہی جذبہ تو وجہِ نصرتِ فاروقِ اعظمؓ ہے

وحی آتی ہے ان کی رائے کی تصدیق کی خاطر  
یہ دربارِ خُدا میں عزتِ فاروقِ اعظمؓ ہے

وَعَا كَرَّكَ خُدا سے مُصطَفَا نے ان کو مانگتا تھا  
تعالیٰ اللہ کیسی قسمتِ فاروقِ اعظمؓ ہے

اشدّ و علی الکفار کی تفسیر کا ایل ہے  
 الم نشرح جہاں میں سطوتِ فاروقِ اعظم رضی  
 اگر بعد محمد مصطفیٰ کوئی نبی ہوتا !  
 تو وہ ہوتے عمر یہ رفعتِ فاروقِ اعظم رضی  
 عمر کی راہ میں شیطان کبھی حائل نہیں ہوتا  
 یہ رعب و دبدبہ، یہ عظمتِ فاروقِ اعظم رضی  
 عرب میں رہ کے مصر و شام کی کرتے تھے نگرانی  
 خدا کے فضل سے یہ سطوتِ فاروقِ اعظم رضی  
 جو ان کے نام سے لرزاں تھے کل، ہیں آج بھی لرزاں  
 دلوں پر دشمنوں کے ہیبتِ فاروقِ اعظم رضی  
 شیاطین جہاں کا ان دلوں پر بس نہیں چلتا  
 کہ جن پر نقشِ نامِ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی  
 ہے جن کے دل صدق و عدل کے جلوؤں کی تابانی  
 سکندر ان کے ولیمِ اُلفتِ فاروقِ اعظم رضی



منقبتے امیر المومنین خلیفہ مسوئم  
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کاملے مگر جذبہ انصاف اور ایمان سے

مدحت عثمان لکھتا ہوں نئے عنوان سے

مرتبہ کیا ہے! حضور کبریا عثمانؓ کا

صاف ظاہر ہو گیا ہے بیعت رضوان سے

ان کے خوں سے پارہ قرآن رنگین ہو گیا

کس نے پائی ہے شہادت آج تک اس شان سے

کس نے پایا ہے لقب دنیا میں ذوالنورین کا

پوچھے قرآن سے یا صاحب قرآن سے

دینِ حق کی سر بلندی اور نصرت کے لئے

دی ہے قریانی غنیؓ نے اپنے مالِ جان سے

دیئے ترتیب قرآنِ اُمت پہ آسان کر دیا

ہم کو یہ نعمت ملی ہے حضرت عثمان سے

زندگی بھر طاعتِ محبوب ہی مقصد رہا

کی نہ کوتاہی کبھی اللہ کے فرمان سے

زہد و تقویٰ اور عبادت میں ہے ثابت قدم

ہر صعوبت جھیل لیتے جذبہٴ ایمان سے

اپنی دولت کو سمجھتے تھے امانتِ قوم کی

خدمتِ اسلام کرتے تھے نرالی شان سے

اس قدر احسان غنیؓ کے ہیں سکندرِ قوم پر

آج تک ممنون ہے عثمانؓ کے احسان سے

## منتخب

امیر المؤمنین خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ

صاحبِ بخشش و عطا ہیں علیؑ	چشمہ فیض بنجا ہیں علیؑ
مصطفیٰ ذاتِ حق کے منظر ہیں	منظرِ ذاتِ مصطفیٰ ہیں علیؑ
سیرتِ مصطفیٰ کا عکسِ جمیل	خلقِ احمد کا آئینہ ہیں علیؑ
علم و عرفانیت کے بحرِ عمیق سے	بابِ علم شہ و نئے ہیں علیؑ
سائے غوث و قطب ہیں ان کے گدا	جملہ ولیوں کے ناخدا ہیں علیؑ
چشمِ مومن کی آنکھ کا تارا !	قلبِ مسلم کا مدعا ہیں علیؑ

جرجیہ اسلام نماز کرتا سے  
اے سکندر وہ پیشوا ہیں علیؑ

## منتخب

پیرانہ پیر، دستگیر، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یا قطبِ دوراںِ غوثِ جہاںِ یا عبدالقادر جیلانی  
محبوبِ نبیِ مطلوبِ زماںِ یا عبدالقادر جیلانی

اے آلِ نبی، اولادِ علی۔ قطبوں کے قطبِ ولیوں کے ولی  
اے بلبلِ نعم۔ سنجِ جہاںِ یا عبدالقادر جیلانی

تم شاہ بھی درویش بھی ہو، ساتی بھی ہو تم سے نوش بھی ہو  
منجولد بھی تم ہو پیرِ منانِ یا عبدالقادر جیلانی

ہر شیخ نے تم کو شیخ کہا، ہر غوث نے تم کو غوث کہا  
اے ملکِ ولایت کے سلطانِ یا عبدالقادر جیلانی

پڑتی ہے مریدوں پر مشکل، جب کوئی تو اے پیرِ کامل  
کرتے ہو تمہیں آکر آساں یا عبدالقادر جیلانیؒ

خالق نے کیا ہے تم پر کرم، خوش تم سے ہوئے سلطانِ امم  
اُمّت پہ کیا تم نے احساں یا عبدالقادر جیلانیؒ

نعین بنیاد کی اپنی ہو گے مرید کندرِ عامی کے  
یہ علم کیوں نہ سکند ہو نازاں یا عبدالقادر جیلانیؒ

## نعت و منقبت

نہ عزت مال و دولت کی فراوانی میں ملتی ہے  
 نہ عزت زیب تن پوشاک شاہانی میں ملتی ہے  
 نہ عزت مسند و ربار سلطانی میں ملتی ہے  
 نہ عزت تاجداری و جہاں بانی میں ملتی ہے

یہ دولت مصطفیٰ کے در کی دربانی میں ملتی ہے

وفاداری کا ملتا ہے سبتے صدق اکبر سے  
 شجاعت کا نشاے ملتا ہے فاروقی سے دلاویز سے  
 حیا و صبر و ابستہ ہرے عثمانی سے تو نگر سے  
 ولایت کی سند ملتی ہے دست پاک حید سے

دلوں کو روشنی دربار جیلانی میں ملتی ہے

کہم فرما ہرے میرے غوث پر خود ساقی کوثر  
 وہ حسنی و حسینی ہرے بفضلِ خالق اکبر  
 وہ اولاد علی ہرے جانشین سبط پیغمبر

اسی باعث انہیں کہتی ہے دنیا تانی حیدرؑ

کہ شکل غوث شکل شیریزدانی میں سے ملتی ہے

شرف حاصل ہے میرے غوث کو شاہوں کی شوکت پر

ہزاروں تاجورقرباں شہ جیلا سے کس عظمت پر

تصدق ہر دل مومضے محی الدیضے کے نسبت پر

ہزاروں میکدے قربان اُس پر کیف لذت پر

جو لذت غوث کے اک جام عرفانی میں ملتی ہے

وہ کام آتے ہیں مظلوموں کی چنچولے اور پکاروں میں

کرم ہے عام ان کا درد مندوں سے بیقراروں میں

پئے امداد آتے ہیں ضعیفوں سے بے سہاروں میں

پکائے تو کوئی ان کو کبھی طوفان سے کی دھاروں میں

مدد انکی طلاطم خستہ طغیانی میں سے ملتی ہے

قطب ہیں غوثِ ہرے و لیواے کے رہبر غوثِ اعظم ہیں  
 نبی کے جانشینے حیدر کے دلبر غوثِ اعظم ہیں  
 سخی ابنِ سخی ہیے بندہ پرورد غوثِ اعظم ہیں  
 جمال حیدر و صفدر کے منظر غوثِ اعظم ہیں

خدا کے معرفت سے اس پیر لاثانی میں ملتی ہے

کوئی سائل ذرا بن کر تو دیکھے غوث کے در کا  
 کرم ہوتا ہے اُسکے حال پر کیا رتِ اکبر کا!  
 خزانہ غوث کے ہاتھوں میں ہے محبوبِ داور کا  
 نہیں جاتا کوئی خالی سکنندہ اس لیے نکلتا

کہ ہر نعمت سے درِ محبوبِ بھانی میں سے ملتی ہے





7734289

16 E.

77

HARTWOOD 5.0 MI.

79

-80

ROSEVILLE 0.8 MI.

81



Prepared and published by the National Imagery and Mapping Agency

**LEGEND**

**MAP INFORMATION AS OF 1998**

THIS MAP WAS PREPARED BY THE NATIONAL IMAGERY AND MAPPING AGENCY FROM DATA PROVIDED BY THE

DEFENSE INTELLIGENCE AGENCY AND OTHER SOURCES.

**ROADS**

Divided highway with median strip

Primary all weather road

Secondary all weather road

Unimproved road with surface

Unimproved road with surface

Foot

Route markers (interchange, hotel, etc.)

**RAILROADS**

Single track

Multiple track

Proposed station or other facility

**WATER**

Water

Swamp

Shallow marsh

**STRUCTURES**

Building

Structure

Power structure

Well

Water tower

Sign

Other structures (aircraft, etc.)

Other structures (aircraft, etc.)

Other structures (aircraft, etc.)

Other structures (aircraft, etc.)

Other structures (aircraft, etc.)



